© rasailojaraid.com

شذرات

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مطالعہ اور احاطہ تب ممکن ہے جب کہ حضور اکرمؐ کی سیرت کے مطالعہ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ کرام کی سیرت کا بھی مطالعہ کیا جائے۔ کیونکہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و آداب قرآن حکیم کی تعلیمات کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، اسی طرح آپ کے صحابہ کا کردار ہوبہو حضورؐ کے کردار کے مطابق تھا۔ آنحضرتؐ نے جس انقلابی کام اور تعلیم سے انسانیت کو روشناس کرانا چاہتے تھے اور کسریٰ اور قیصر کی شہنشاہیت کو ختم کرکے وہاں عدل و انصاف کا قانون اور اللہ کی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے، آپؐ کے اس کام کی تکمیل صحابہ کرام کے عہد میں ہوئی اگر ہم ان بزرگ ہستیوں کو حضور اکرمؐ کی بنیادی تبلیغ اور مشن سے نکال دیں تو پھر آپؐ کی تعلیم معاذاللہ بے اثر رہ جاتی ہے اور آپؐ کا کام ادھورا رہ جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کے ہاں صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مناقب کا مرجع چند امور ہیں:۔

اول یہ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض صحابہ کی کچھ ایسی نفسانی ہئیتیں اور کیفیتیں معلوم ہوئیں جو جنت کی موجب تھیں جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات آپ پر روشن ہوئے کہ ان کے اندر فخر و غرور، ریا و نمائش نام کو نہیں ہے اور وہ تمام فضائل ان کے اندر بدرجہ اتم موجود ہیں جن کی بناپر وہ جنت کے دروازوں کی تمثال قرار دیئے جاسکتے ہیں تو آپ نے فرمایا:۔ لارجوان تکون منهم - میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی لوگوں میں ہونگے - یعنی تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا - اور حضرت عمرؓ کی شان میں فرمایا:۔ مالقیك الشیطان سالكا فجا الا سلك فجا غیر فجك: اے عمر! تمہیں شیطان جس راستہ پر چلتے دیکھتا ہے وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے اور آپ نے فرمایا: ان یك من امتی احد من المحدثین فانه عمر: میری امت میں سے اگر کوئی محدث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(ملہم بالغیب) ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

دوم یہ کہ آپ کو بذریعہ خواب یا بذریعہ القاء کسی کے متعلق کوئی ایسی بات بتلائی جائے جس سے اس کا راسخ فی الدین والایمان ہونا معلوم ہو جائے مثلاً حضرت بلالؓ کو آپ نے دیکھا کہ وہ جنت میں آپ کے آگے آگے چل رہے ہیں اور جنت میں آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک محل دیکھا نیز دیکھا کہ وہ لمبی قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ نیز دیکھا کہ آپ نے ان کو اپنا جھوٹا دودھ عطا فرمایا، جس کی تعبیر آپ نے دین وعلم سے کی۔

سوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے محبت ہو اور آپ نے ان کی توقیر و عزت فرمائی ہو اور ان سے مواسات وہمدردی برتی ہو یا وہ تمام سے سابق الاسلام ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے قلوب نور ایمانی سے معمور اور لبریز تھے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ بعض قرنوں کی بعض قرنوں پر فضیلت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہر ہر فضیلت کے اعتبار سے وہ افضل و برتر ہیں اور یہ بات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہوتی ہے:۔

مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے نہیں معلوم کہ پہلی برسات اچھی ہے یا آخری۔ اور اس حدیث سے بھی اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

انتم اصحابی واخوانی الذی یاتون بعدی: تم میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔

اور اس کی یہ وجہ ہے کہ اعتبارات اور وجوہات مختلف ہوا کرتی ہیں۔ نیز یہ بھی ناممکن ہے کہ "قرن فاضل" کا ہر ہر آدمی اور ہر ہر فرد "قرن مفضول" کے ہر ہر آدمی اور ہر ہر فرد سے افضل و برتر ہے۔

شاہ صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں: ہر دین وملت کا ثبوت تواتر کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ اور یہ تواتر ایسے وقت ممکن ہے جب کہ ان لوگوں کی عظمت وتوقیر کی جائے جنہوں نے مواقع وحی کا خود مشاہدہ کیا ہو اور وحی کی تاویل وتفسیر کو سمجھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی سیرت کا اپنی آنکھوں سے مطالعہ کیا اور دین و ملت کے اندر کسی قسم کا تعمق اور غلو نہیں کیا۔ نہ دین کے بارے میں کسی قسم کا تعاون اور بے پروائی برتی۔

امت کے ایسے لوگ جن کی بات قابل اعتماد اور قابل اعتبار کہی جاتی ہے ان تمام کا اجماع و اتفاق ہے کہ ساری امت میں افضل ترین ذات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ثبوت دین کے دو بازوں اور دو جہتیں ہیں ایک یہ کہ ذات الٰہی سے علم کی تحصیل کی جائے دوسری یہ کہ لوگوں میں دین کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرنے میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ہے۔ اس میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے دوسری بات یعنی دین و ملت کی اشاعت و تبلیغ کی جائے تو ظاہر ہے کہ دین کی اشاعت و تبلیغ و سیاست و تنظیم اور تالیف قلوب اور اس قسم کے ذرائع و وسائل بغیر ناممکن ہے اور اس امر میں کسی کا تردد نہیں کہ عہد نبوی میں بھی اور آپ کے بعد بھی یہ باتیں ساری امت سے زیادہ حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کے اندر بدرجہ اتم موجود تھیں۔

© rasailojaraid.com